پاکستان میں شیعہ ریاست کے قیام کا آغاز

بالاخر شمالی علاقوں کی کونسل کے انتخابات ہوگئے اور پاکستان میں شیعہ ریاست کے قیام کا پہلا مرحلہ مکمل ہوگیا۔ ان انتخابات میں تحریکِ جعفریہ نے ۸ پیپلز پارٹی نے ۷، آزاد امیدوار ۷ اور مسلم لیگ نے ۱ نشست حاصل کی۔ انتخابی نتائج کے اعلان پر فساد ہوا اور دو افراد جاں بحق ہوگئے۔ پاکستان کے شیعہ ایران کی شہ پر ایک عرصہ سے اس کوشش میں مصروف تھے۔ گلگت اور چترال میں کئی مرتبہ سنی شیعہ فسادات بھی ہوئے اور شیعہ گروہ نے اپنے ہم مسلک ہمسایہ ملک کی امداد کے بل بوتے پر بے گناہ اہل سنت کو قتل کیا۔

ایران بہر صورت اس علاقے میں اپنے مذہبی حمایتیوں کے ذریعے عمل دخل رکھنا چاہتا ہے۔ ادھر ایک دعوی یہ بھی ہے کہ شمالی علاقے کشمیر کا حصہ ہیں۔ ایران ایک طرف تو پاکستان کے راستے بھارت کو گیس فراہم کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف پاکستان میں شیعہ گروہ کے ذریعے کھلی مداخلت کر رہا ہے۔ موجودہ انتخاب ہر لحاظ سے شمالی علاقوں کو پاکستان اور کشمیر سے علیحدہ کرنے کی گھناؤنی سازش ہے۔ بے نظیر زرداری نے جس طرح خاموش سفارتکاری کے ذریعے ان علاقوں میں شیعہ گروہ کو مسلط کیا ہے اس سے ان کا مذہبی تعصب واضح ہوگیا ہے بلاشبہ یہ موجودہ حکومت کی شیعہ نوازی کا کھلا ثبوت ہے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ آئندہ شمالی علاقوں پر مشتمل شیعہ ریاست وجود میں آئے گی۔ کوئی محبِ وطن اس سازش سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ اگر جواباً اہل سنت نے بھی کہیں ایسی صورتِ حال پیدا کر دی تو پھر انہیں روکنا محال ہو گا۔ بہر نوع ایسے واقعات سے پاکستان کو نقصان ہو گا۔ اور اس کا سہرا بے نظیر زرداری کے سر ہو گا۔

مولانا سعید الرحمن علوی رحمۃ اللہ علیہ

تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

۲۰ اکتوبر کی دوپہر اس اندوہناک خبر نے دل ہلا کر رکھ دیا کہ مولانا سعید الرحمن علوی آج صبح انتقال کر گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا سعید الرحمن علوی ہمارے شفیق اور بزرگ دوست تھے۔ وہ حضرت امیر شریعت کے رفیق اور مجلس احرارِ اسلام کے سابق رہنما حضرت مولانا محمد رمضان علوی رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند تھے۔ اللہ تعالی نے انہیں بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایک مضبوط عالم دین، محقق، کھلے دل و دماغ کے مالک، بیدار ذہن، وسیع المطالعہ، مخلص اور شفیق دوست، شگفتہ قلم صحافی، خوش الحان قاری اور اچھے مقرر تھے۔ علمی مذاق بہت بلند تھا اور تحریر پر قدرت حاصل تھی۔ جب اور جس موضوع پر لکھنے کو کہا گیا انہوں نے فوراً لکھ دیا۔ بے شمار اہم کتابیں شائع کرائیں۔ بیسیوں کتابوں کے عربی سے اردو تراجم کئے ان کے مقدمات اور پیش لفظ لکھے، ہفت روزہ خدام الدین کے ایڈیٹر رہے۔ اور اب قاری

عبدالقیوم صاحب کے مدرسہ میں درسِ حدیث کے علاوہ شاہ جمال لاہور کی مسجد دارالشفاء میں درسِ قرآن اور خطبہ جمعہ دیتے تھے۔ روزنامہ پاکستان میں حالات حاضرہ کے حوالے سے مستقل کالم بھی لکھتے۔ انکی رائے سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ (جسے وہ خود بھی پسند کرتے) مگر تحریر کی شگفتگی اور روانی میں وہ منفرد اسلوب کے مالک تھے۔

۱۳ اکتوبر کی شام ربوہ میں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی مجلس میں ان سے ملاقات ہوئی اور وہ میرے ساتھ مسجد احرار تشریف لائے۔ نمازِ عشاء انہی کی امامت میں اداء کر کے لاہور تک کا سفر ان کے ساتھ کیا، رات کو انہی کے ہاں قیام کیا۔ لاہور پہنچ کر مولانا نے بتایا کہ میرے پھوپھا انتقال کر گئے ہیں۔ اس سانحہ پر وہ بہت غم زدہ تھے۔ پھر فرمایا کہ نمازِ جمعہ کے بعد ملکوال تعزیت کے لئے جاؤں گا اور پیر کو واپس لاہور پہنچوں گا۔ مگر وہ لاہور پہنچنے کی بجائے آخرت کو سدھار گئے۔ ۲۰ اکتوبر کو نمازِ فجر کے بعد دل کا دورہ پڑا، انہیں فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر وہ رستے میں مسلسل قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہے وہیں دوسرا دورہ پڑا اور مولانا اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امیر شریعت سے میری خاندانی نسبت کے حوالے سے وہ میرے ساتھ بہت شفقت فرماتے۔ ان کی شفقت اور محبت میں سوائے خلوص کے اور کچھ نہ تھا۔ وہ ایک خوبصورت انسان تھے۔ انہوں نے اپنے حسنِ کردار سے احباب کا ایک وسیع حلقہ اپنے گرد جمع کر لیا تھا مگر کسی سے کوئی مفاد حاصل نہ کیا۔ فقیرانہ زندگی بسر کی اور نمودو نمائش سے گریز کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، لغزشوں اور خطاؤں کو معاف فرما کر حسنات قبول فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے (آمین)

اراکینِ ادارہ ان کی وفات پر بجائے خود تعزیت کے مستحق ہیں ہم مولانا مرحوم کے بڑے بھائی محترم مولانا عزیز الرحمن خورشید اور دیگر بھائیوں کے علاوہ انکے تمام اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہیں۔